جناب عبدالرحمن شاکر صاحب

# انٹرنیٹ کا انقلاب ہماری توجہ کا منتظر

یہ ایک تحقیقی مضمون ہے جو روایتی قارئین کے لئے شاید ایک خشک مضمون ثابت ہو تاہم دعوت دین کے لئے تمام ذرائع استعمال کرنے والوں کے لئے واقعی یہ ایک لمحہ فکریہ ہے کہ صیہونی اور عیسائی لابی تو اسے دعوت و تبلیغ کا ذریعہ سمجھے لیکن خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار اس سے کنی کتراتے پھریں۔ انٹرنیٹ کے استعمال کے جواز سے متعلق سب سے پہلا فتویٰ علامہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے دیا تھا اپنے فتوے میں انہوں نے کہا تھا کہ انٹرنیٹ پر آنا مسلمانوں پر فرض ہوچکا ہے انکے فتویٰ کے الفاظ یہ تھے ( دخول علی شبکة انترنیت فریضة علی المسلمین ) اس مضمون کی تیاری میں کویت سے شائع ہونے والے ہفت روزہ " المجتمع " اور الریاض سے شائع ہونے والے ماہنامہ " المستقبل الاسلامی " سے استفادہ کیا گیا ہے۔ (مترجم)

**انٹرنیٹ کا انقلاب :-** موجودہ دور میں جدید ٹیکنالوجی کے ذرائع اور وسائل کو آزادی سے استعمال کرلینا ایک مسلمان کے لئے کوئی آسان کام نہیں ہے خاص طور پر نشرواشاعت اور اتصالات کے میدان میں مثلاً انٹرنیٹ اور فضائی ٹیلی ویژن اسٹیشنوں کو مسلمانوں کی بہت تھوڑی تعداد استعمال کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ مسلمانوں کے لئے اس انقلاب سے نبرد آزما ہونا اس لئے مشکل ہے کہ یہ غیر اسلامی ٹیکنالوجی دشمنان اسلام کے قبضہ میں ہے چونکہ قاعدہ یہ ہے کہ ہر اس نئی چیز کو ٹھکرادو جو غیر اسلامی اقدار، تعلیمات اور فطرت سلیمہ سے متعارض ہو ، اس کے علاوہ جو کچھ بھی ایجادات اور ذرائع وغیرہ ہوں ان کو مفید طریقے سے استعمال میں لانا بہرصورت جائز اور مستحن ہے۔

انٹرنیٹ اتصالات وذرائع میں ایک تہلکہ ہے جو بڑی تیزی کے ساتھ پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ یہ پروگرام امریکہ کی نگرانی میں نیو ورلڈ آرڈر کی تکمیل کے لئے شروع کیا گیا تھا۔ دنیا کی بہت سی علمی ، تربیتی ، ثقافتی ، اقتصادی، عسکری، دینی اور سیاسی مؤسسات نے انٹرنیٹ پر آکر معلومات عامہ اور پیغامات کے ساتھ آپس کے رابطوں کو مزید وسعت دی اور اس طرح دنیا جسے گلوبل ویلج کہاجاتا تھا ایک قدم اور آگے بڑھکر صفحہ قرطاس یا کمپیوٹر سکرین پر سمٹ آئی۔ ایک

اندازے کے مطابق انٹرنیٹ سے وابستہ افراد کی تعداد ۸۰ ملین ہے جن میں سے ۵۰ ملین افراد صرف امریکہ میں موجود ہیں۔

ہم انٹرنیٹ پر سینکڑوں غلط عقائد اور معلومات دیکھتے ہیں کہ جن کا اخلاقی اور دینی اقدار سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اور ایک مومن مسلمان آدمی کا ضمیر اسے ذرا بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ ایسی معلومات فراہم کرنے اور پیش کرنے والے کون لوگ اور ادارے ہیں ذرا جائزہ لیتے ہیں۔ ( ہم دیکھتے ہیں کہ انٹرنیٹ پر مختلف کفریہ عقائد اور غلط مذاہب ایسی معلومات کا سبب ہیں جس سے انتشار و فساد برپا ہو سکتا ہے مثال کے طور پر آپ نئے مذاہب ملاحظہ کریں گے۔

سلتی مذہب، ڈس ازم، چوتھا راستہ، موناسٹی ازم، آنکھ مچولی، تسریک اور شینٹو، الایفاء اور شیطان کے پجاری وغیرہ، ان میں بہت سے مذاہب تو ایسے ہیں کہ جن کے پیروکار ایک ہاتھ کی انگلیوں کی تعداد سے بھی زیادہ نہیں ہیں۔ لیکن یہ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ جو بھی بدعتی، فاسق، کافر جب چاہے اپنے گمراہ کن خیالات انٹرنیٹ پر بھیج سکتا ہے اور اس طرح انٹرنیٹ استعمال کرنے والا ہر فرد اگر چاہے تو اسے پڑھ سکتا ہے اس لئے مبتدعین اور کفار بڑی آزادی کے ساتھ بغیر کسی پابندی کے باطل نظریات انٹرنیٹ کے ذریعے پھیلانے میں مصروف کار ہیں۔

دشمنان اسلام کے ہزاروں ایسے ادارے اور افراد ہیں جو جنسی بے راہ روی کو عام رواج دینے کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہیں اور انٹرنیٹ پر گندی اور عریاں فلمیں چلاتے ہیں، یہ کام چند مغربی رسالوں اور مجلات نے بھی اپنے ذمے لے رکھا ہے کہ وہ اخلاقیات کا جنازہ نکال دیں تاکہ یہ غیر اخلاقی تہذیب لوگوں کے رگ و ریشے میں رچ بس جائے، اس کام کے لئے وہ برہنہ عورتوں کی تصاویر دکھا کر نوجوان نسل کو گمراہ کرنے میں کافی حد تک کامیاب دکھائی دیتے ہیں، بہت سی کمپنیاں نہایت ہی ارزاں بلکہ برائے نام رقم لے کر کنکشن فراہم کر رہی ہیں۔ چونکہ انٹرنیٹ پر کسی قسم کی قانونی یا اخلاقی پابندی کا وجود تک نہیں ہے اس لئے جس قسم کا مواد وہ جب چاہیں پیش کر دیتی ہیں۔

انٹرنیشنل ڈرگ مافیا نے انٹرنیٹ کے ذریعے منشیات کے فروغ کا کاروبار شروع کر رکھا ہے۔

(E-MAIL) کے ذریعے تمام معلومات بڑی آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ وصول ہو جاتی ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق ہر سال عالمی سطح پر اس طریقے سے ۳۰۰ ملین ڈالر تک خرچ کر دیئے جاتے ہیں۔ عالمی سطح کے بہت سے انٹیلی جینس اداروں نے انٹرنیٹ کی اہمیت سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے، اس وقت سی آئی اے، موساد، الام ۱۵ اور برطانوی انٹلی جینس جیسے ادارے انٹرنیٹ پر موجود ہیں اور اس طرح مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ان اداروں کے اور اتصالات کا آپس میں رابطہ نہایت

خفیہ طریقے سے جاری وساری ہے کیونکہ یہ سب سے سستا اور محفوظ ترین مخفی طریقہ کار ہے جس سے خطرناک خفیہ کاروائیاں آسان ہوگئی ہیں۔

انٹرنیٹ کی برق رفتار ترقی کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جارہا ہے کہ موجودہ ٹیلی فون سسٹم قصہ پارینہ بن جائے گا۔ انٹرنیٹ پر عیسائیت کی تعلیم کی اشاعت کے لئے ایک بہت بڑے منصوبے پر عمل درآمد کیا جارہا ہے۔ دنیا کو عیسائی بنانے کی سرتوڑ کوششیں جاری ہیں۔ اس منصوبے پر عمل درآمد کے لئے ایک خطیر رقم خرچ کرکے عیسائی مخصوص مقاصد حاصل کرنے میں مصروف ہیں اس سلسلے میں ضخیم مواد پر مشتمل کئی صفحات انٹرنیٹ پر منتقل کئے جاچکے ہیں اور اس کی تیاری پر سینکڑوں ملین ڈالر خرچ کئے گئے ہیں۔

انٹرنیٹ کے استعمال کے جواز سے متعلق سب سے پہلا فتویٰ عالم اسلام کے عظیم مفکر علامہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے دیا۔ چنانچہ چاہئے تو یہ تھا کہ انٹرنیٹ پر خدمت دین کے جذبے سے سرشار ہوکر اسلامی مسائل اور قضایا کو دنیا کے سامنے صحیح صورت میں پیڈ کیا جاتا مگر مسلمانوں نے اس معاملے میں بالکل کوتاہ نظری سے کام لیا ہے اور اس طرح وہ انٹرنیٹ جیسے فعال، زندہ اور متحرک ذریعہ ابلاغ سے صرف نظر کرکے ایک بہت بڑی غفلت کے مرتکب ہورہے ہیں۔ جبکہ انٹرنیٹ اپنے اثر نفوذ اور تیزی سے بڑھتی ہوئی مانگ کے بعد سب سے اہم ترین ذریعہ ابلاغ ہے۔ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ عیسائی اور صہیونی مشنری اداروں کے طرف سے ای میل کے صفحات پر صفحات پیش کئے جارہے ہیں اور مسلمانوں کی طرف سے "سکوت مرگ" کا سماں ہے۔ لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ مسلمانوں نے انفرادی سطح پر یا کسی ادارے، جامعہ واکیڈمی کے ذریعے مسلمانوں کے مسائل اور قضایا پیش کرنے کی خدمت سے انکار کیا ہو یا اس سلسلے میں مسلم امت کی طرف سے بے حسی کا مظاہرہ دیکھ کر انہوں نے دعوت اسلام اور خدمت مسلمین کے اہم فریضہ سے غفلت برتی ہو۔ اس وقت عالم اسلام کے عظیم مفکر اور داعی انقلاب اسلامی علامہ ڈاکٹر محمد یوسف القرضاوی صاحب کی کوششوں سے برطانیہ اور امریکہ میں عربی اور اسلامی تنظیموں نے اپنی استطاعت کے مطابق کافی کام کیا ہے خود ڈاکٹر القرضاوی صاحب سے ہر ہفتے میں انٹرنیٹ پر اسلام کے حوالے سے سوالات کے جوابات دینے کے لئے ایک طویل نشست کرتے ہیں جس میں عالم اسلام کے مسائل اور اسلام پر اعتراضات کی حقیقت پر کھل کر گفتگو ہوتی ہے۔ یہ تنظیمیں اپنے اکثر پروگرامات عربی زبان میں انٹرنیٹ پر کرتی ہیں چونکہ عربی زبان کو جاننے والوں کی شرح انٹرنیٹ پر بے حد کم ہے اس لئے علامہ یوسف القرضاوی عربی اداروں اور تنظیموں کا کام محدود پیمانے پر ہے لیکن وہ حتی المقدور اپنا فریضہ

سرانجام دے رہے ہیں ( یاد رہے کہ انٹرنیٹ کو استعمال کرنے والوں کی واضح اکثریت انگریزی دان ہیں )۔ انٹرنیٹ پر دین اسلام میں تحریف بھی واضح طور پر دیکھی جاسکتی ہے جو انٹرنیٹ سے منسلک سادہ لوح لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کرنے کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ ایک صاحب انٹرنیٹ سے منسلک ہیں وہ کہتے ہیں کہ " ایک مریض شخص نے مجھے اس وقت تڑپا کے رکھ دیا جب میری انٹرنیٹ پر اس سے ملاقات ہوئی۔ وہ اپنا نام اسماعیل ظاہر کرتا تھا اور اس کا دعویٰ یہ ہے کہ پہلے وہ مسلمان تھا بعدازاں مرتد ہوگیا ( اناللہ وانا الیہ راجعون ) اس نے اپنے صفحہ کا نام " المسجد الغریب " رکھا ہوا تھا جس میں اسلام کو بگاڑ کر پیش کیا گیا اور دین حق کی توہین کی گئی۔

سوال : تم نے دین اسلام کو کیوں ترک کیا ؟ اور تمھاری اسلام سے دوری کا کیا سبب ہے ؟

جواب :۔ اسلام نے جنسی آزادی کے تصور کو پامال کیا ہے جسکی وجہ سے میں نے عیسائیت قبول کرلی ہے ( کیونکہ عیسائیت میں سب کچھ پسندیدہ اور جائز ہے )۔ اس طرح کے ہزاروں صفحات انٹرنیٹ پر مل جاتے ہیں جنہیں دشمنان اسلام نے اسلام کی اصل اور حقیقی صورت کو بگاڑنے کے لئے استعمال کررکھا ہے یہ گمراہ کن پروپیگنڈہ مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کےلئے کافی ہے چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم بھی اسلام کی حقیقی اور اصل صورتحال واضح کرنے کےلئے الیکٹرانک صفحات انٹرنیٹ پر لائیں اور جدید طریقے سے اسلام کی دعوت پیش کریں۔

انٹرنیٹ کی چند اصطلاحات :۔ E-MAIL جسے الیکٹرانک ڈاک کا نام دیا جاسکتا ہے یہ ان فوائد مین سب سے اہم فائدہ جوکہ انٹرنیٹ فراہم کرتا ہے دراصل ای میل انٹرنیٹ کےلئے صدر دروازے کی حیثیت رکھتا ہے اس سہولت کے ذریعہ کوئی بھی فرد دنیا کے جس خطے میں چاہے پیغامات اور ڈاک ارسال کرسکتا ہے اور وصول کرسکتا ہے۔

USENT NEWSGROUPS :۔ اسے خبررساں اداروں کے استعمال کا نام دینا زیادہ مناسب ہے اسلئے یہ پروگرام خبروں کے تبادلے اور منتقلی کیلئے مشترکہ اہتمام ومفاد رکھنے والے ادارے استعمال کرتے ہیں۔ FTP :۔ اس پروگرام کو فائلوں کے تبادلے کےلیے استعمال کیا جاتا ہے ، اس پروگرام نے صارفین کو فیکس اور ڈاک کے جھمیلوں سے نجات دلائی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق انٹرنیٹ کے ذریعے ۱۰ لاکھ صفحات سیکنڈ کے دسویں حصے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیۓ جاسکتے ہیں اور کس قدر حیرت کی بات ہے کہ فائلوں کے اس تبادلے کے سلسلے میں اٹھنے والے اخراجات ایک لوکل کال سے بھی کم ہوتے ہیں۔

TELNET :۔ اس پروگرام کے ذریعے مختلف مکتبوں اور لائبریوں سے متعلق واضح اور پرمغز

علومات حاصل کی جاسکتی ہیں جسکی تلاش میں صرف کیا جانے والا کثیر وقت بچ جاتا ہے اور آدمی کم وقت میں زیادہ فوائد حاصل کرلیتا ہے۔ GOPHERA :- یہ پروگرام مختلف عالمی ذرائع Inter Resource سے متعلق اندرونی حقائق تک رسائی اور ان میں داخل ہونے سے متعلق راہنمائی کی فہرست مہیا کرتا ہے۔ WWW (World Wiede Web) یہ پروگرام انٹرنیٹ کا سب سے اہم اور بنیادی پروگرام ہے یہ کافی حدتک سابقہ پروگرام سے مماثل ہے۔ اس پروگرام کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ کمپیوٹر سے کسی کلمہ یا نام سے متعلق معلومات چاہتے ہوں تو اس پروگرام (WWW) کے ذریعہ اس کلمہ یانام سے تعلق رکھنے والے تمام ناموں، چیزوں اور جگہوں کی ایک فہرست آپکو دکھائی دے گا۔ مثال کےطور پراسلام سے متعلق جاننا چاہتے ہیں تو ISLAMIC LINKS سے متعلق تمام اسلامی مراکزاورمقامات اور خلاف اسلام یعنی( اینٹی اسلام)امور بھی چند سیکنڈوں میں آپکے سامنے موجود ہونگے۔اس پروگرام کے ذریعے آپ پوری دنیا میں اپنا کوئی اعلان، اشتہار یا پیغام انتہائی کم قیمت پر پہنچا سکتے ہیں۔ اسیطرح آپ عالمی خبروں کے مراکز (CENTERS) سے نئی نئی اور تازہ ترین خبریں بھی معلوم کرسکتے ہیں مثلاً سی این این (CNN) وغیرہ آپ کو عالمی تازہ ترین خبریں فراہم کردیتا ہے

FREETEL :- اس پروگرام میں آپ انٹرنیٹ کے ذریعہ فون کرسکتے ہیں اس فون پر صرف لوکل کال کا خرچ آئے گا چنانچہ کہا جارہا ہے کہ موجودہ ٹیلی فون سسٹم عنقریب قصہ پارینہ بن جائے گا اور لوگ اس کے استعمال میں دلچسپی کم کردیں گے۔ یہ صرف دیوانے کی بڑھ ہی نہیں ہے بلکہ حقیقت سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ ان حقائق کو دیکھ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ جو شخص فاؤنڈیشن، تنظیم، کمپنی یا ادارہ انٹرنیٹ سے منسلک نہیں ہے بہرحال وہ دنیا سے کٹا ہوا ہے اور وہ ماضی کی تنگی اور جہالت میں زندگی بسر کررہا ہے۔ اس سے یہ بات بعید تر ہے کہ وہ مستقبل پر کچھ اثرانداز ہوسکے گا۔

(بحوالہ ماہنامہ "المصباح" لاہور)

موتمر المصنفین

## دعوۃ اکیڈمی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

پوسٹ بکس نمبر 1485۔ اسلام آباد

# داخلہ برائے تربیت ائمہ کورس نمبر 41

دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد اندرون وبیرون ملک تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔ اکیڈمی دیگر پروگراموں کے ساتھ ائمہ مساجد کی تربیت کا سہ ماہی کورس گذشتہ بارہ برس سے مسلسل منعقد کررہی ہے جس میں تفسیر، حدیث، فقہ، عربی زبان، تقابل ادیان اور حالات حاضرہ کے علوم کی تدریس کے فرائض ان کے ماہرین انجام دیتے ہیں۔ کورس کیلئے منتخب ائمہ مساجد کو دوران تربیت مفت طعام وقیام اور درسی کتب کے علاوہ ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

تربیت ائمہ مساجد کا اگلا کورس ۲۵ جنوری ۱۹۹۹ء سے شروع ہوگا جس کیلئے مساجد کے امام اور خطیب حضرات سے درخواستیں مطلوب ہیں:

**شرائط داخلہ:۔**

(۱) درخواست دہندہ کسی دینی مدرسہ کا فارغ التحصیل ہو۔ (۲) کسی مسجد میں امام یا خطیب ہو۔
(۳) عمر کی حد ۲۵ سال سے ۴۰ سال ہو (۴) منتخب حضرات کو تین ماہ مسلسل اکیڈمی میں حاضر رہنا ہوگا۔
(۵) سرکاری ادارے سے تعلق رکھنے والے حضرات اپنے محکمہ کے توسط سے درخواست ارسال کریں
(۶) درخواست میں درج ذیل معلومات لازماً تحریر کی جائیں۔

☆ نام معہ ولدیت ☆ تاریخ پیدائش ☆ مکمل پتہ ☆ تعلیمی اسناد کی مصدقہ نقول
☆ مسجد سے وابستگی کا سرٹیفکیٹ ☆ شناختی کارڈ کی مصدقہ نقل ☆ دو عدد پاسپورٹ سائز تصاویر۔

درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۹۸ء ہے۔ حتمی شرکاء کورس کا انتخاب متعلقہ سلیکشن کمیٹی کرے گی۔

**انچارج تربیت ائمہ کورس**

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی (فیصل مسجد) اسلام آباد۔

فون: 3-858640، فیکس: 51-92-261648